سوال

اسلام میں اجتہاد کرنے کا حکم کیا ہے، اور مجتهد کی شروط کیا ہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

شرعی دلائل سے کسی شرعی حکم کا ادراک کرنے کے لیے جدوجہد کرنے کو اسلام میں اجتہاد کہتے ہیں، اور اور ہر قدرت رکھنے والے شخص پر ایسا کرنا واجب ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اگر تمہیں علم نہیں تو اہل علم سے دریافت کر لیا کرو النحل (43). اور الانبیاء (7).

اجتہاد پر قدرت رکھنے والا شخص خود ہی حق کی پہچان سکتا ہے، لیکن اس کے لیے علم کی وسعت ہونا اور شرعی نصوص پر مطلع ہونا، اور مرعی اصول اور اہل علم کے اقوال کی معرفت ضروری ہے؛ تاکہ وہ اس کی مخالفت میں نہ پڑ جائے

کیونکہ لوگوں میں ایسے طالب علم بھی ہیں جنہوں نے تھوڑا سا علم حاصل کیا اور اپنے آپ کو مجتہد سمجھنا شروع کر دیا ہے، آپ دیکھیں گے کہ وہ ایسی عام احادیث پر عمل کرتا ہے جس کو خاص کرنے والی احادیث بھی موجود ہیں، یا پھر وہ منسوخ احادیث پر عمل کرتا ہے جن کی منسوخ احادیث کا اسے علم نہیں، یا پھر وہ ایسی احادیث پر عمل کر رہا ہے جن کے متعلق علماء کرام کا اجماع ہے کہ وہ اپنی ظاہر کے خلاف ہیں اور اسے علماء کرام کے اجماع کا علم نہیں ہوتا

اس طرح کا شخص بہت عظیم خطرے میں ہے، کیونکہ مجتہد کے پاس شرعی دلائل کا علم ہونا ضروری ہے، اور اس کے پاس ان اصول کا علم ہونا ضروری ہے جن کی معرفت ہونے پر وہ دلائل سے احکام استنباط کرنے کی استطاعت رکھ سکتا ہے، جس پر علماء ہیں اس کا بھی علم ہونا چاہیے؛ تاکہ وہ بغیر علم کے اجماع کی مخالفت میں نہ پڑ جائے؛ جب یہ شروط اس میں موجود ہوں تو پھر وہ مجتہد ہے

اور اجتہاد کے حصے بھی ہو سکتے ہیں، وہ اس طرح کہ انسان کسی علمی مسائل میں سے ایک مسئلہ میں بحث و تحقیق کرے تو وہ اس مسئلہ میں مجتہد ہو گا، یا پھر علم کے کسی باب میں، مثلا باب الطہارۃ کے متعلق بحث اور تحقیق کرے تو وہ اس میں مجتہد ٹھرے گا" انتہی

فتوی شیخ ابن عثیمین اس فتوی پر شیخ کے دستخط موجود ہیں

اسلام سوال وجواب

111926